فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۴/۵۹ | ۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۲ وفا ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۵۹

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ کو پچھلے دنوں ضعف کی تکلیف رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت تاحال ناساز چلی آرہی ہے۔ احبابِ جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی وکافی، قادر و قدیر اور مقتدر خدا اپنے فضل ورحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے تا آپ پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں پوری مستعدی کے ساتھ بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

• ربوہ ۱۱۔ وفا۔ کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کے ضمن میں تبلیغ کی اہمیت پر خطبہ پڑھا اور اشاعتِ اسلام کے چار بنیادی تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اسلام کو دنیا بھر میں کامیابی کے ساتھ پھیلانے کے ضمن میں دعا، تزکیۂ نفس، مالی قربانی اور وقفِ زندگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنا جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری ہے ؛

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں داخلہ کی درخواستیں کالج کے فارم پر معہ اصل پروویژنل سرٹیفکیٹ و دو عدد فوٹو ۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپیکٹس دفتر کالج سے مل سکتا ہے۔ غیر مکمل فارم قبول نہ ہوگا۔ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء ہی سائنس گروپ میں داخل ہو سکیں گے۔ محدود سیٹیں ۵۵ تا ۶۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے بھی رکھی گئی ہیں لیکن ان امیدواروں کو مضامینِ سائنس میں ٹسٹ دینا ہو گا۔ آرٹس گروپ میں ۵۵ فیصد سے کم مارکس لینے والے طلباء انگریزی کے مضمون میں ٹسٹ لے کر داخل کئے جائیں گے۔

مندرجہ بالا ٹسٹوں میں شامل ہونے والے طلبہ ۲۵ جولائی کو ۸½ بجے سے پہلے کالج ہال میں پہنچ جائیں۔ ۲۶ جولائی کو صبح ۹ سے ۱۲ بجے تک تمام امیدواران کا انٹرویو ہوگا۔ انٹرویو میں والد یا سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے انٹرویو میں حاضر ہونا تمام امیدواران کے لئے لازمی ہے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہ دیں

یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبّت و ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے

"اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اَور طرح قابلِ ثمر نہیں رہتے۔ غرض اُن میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں اُن کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کَزَرْعٍ ہوتی ہے۔ اِسی لئے اِس اصول پر اُس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور اُن کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُس کو ڈوبنے دے۔ اُس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اِسی لئے قرآنِ شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کمزور بھائیوں کا بار اُٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ اُن کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہؓ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اِسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبّت، ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے۔ اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے ہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور اُن کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں ایسا ہرگز نہیں چاہیئے بلکہ اجماع میں چاہیئے کہ قوّت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبّت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد سوم صـــ ۳۴۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر وفا ۱۳۴۹ ہش

جانی قربانی مالی قربانی سے بھی اہم تر ہے

(۱) جہاد فی سبیل اللہ کے بغیر کوئی الٰہی جماعت منازلِ اِرتقا طے نہیں کر سکتی۔ اور جہاد فی سبیل اللہ جماعت سے ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جماعتِ صحابہؓ سے ہر قسم کی قربانی طلب فرمائی تھی اور صحابہ کرامؓ نے بھی دل کھول کر اس مطالبہ کا جواب دیا تھا۔

قربانی ہر قسم کی ہوتی ہے۔ مالی قربانی اور جانی قربانی کے علاوہ اولاد کی قربانی بھی ایسی ضروری قربانی ہے جس کے بغیر کوئی جماعت شاہراہِ ترقی کی منزلیں طے نہیں کر سکتی۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے تینوں قسم کی قربانی پیش کی۔

اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے بھی جہاد فی سبیل اللہ کو لازمی قرار دیا ہے اور قربانیاں طلب کی ہیں۔ چنانچہ سورہ صف میں اللہ تعالےٰ مومنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ اے مومنو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (تمہارے ایسا کرنے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو ان جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنّتوں کے پاک مکانوں میں (تم کو رکھے گا) یہ بڑی کامیابی ہے (جو وہ تم کو دے گا) اس کے علاوہ ایک اَور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو۔ وہ اللہ (تعالےٰ) کی تائید ہے اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور مومنوں کو بشارت دے (کہ ان کو ایک اَور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی)۔ اے مومنو! تم اللہ (یعنی اس کے دین) کے مددگار بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے کاموں میں میرا کون مددگار ہے تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آ گئے۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ گویا جماعتِ احمدیہ ہی سے خطاب کر رہا ہے اور اس کے فرائض کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے الٰہی اشارہ سے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی جو تحریک فرمائی ہے جماعت کے لئے امامِ وقت کا گویا مطالبہ جہاد ہے۔ اِس لئے اس کے لئے ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی ہوئی ہے۔ ہر جہاد کی طرح اس جہاد میں بھی مالی اور جانی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے جماعت نے اس مطالبہ کا جواب پورے جوش کے ساتھ دیا ہے لیکن ابھی تک جانی قربانی کا حصّہ تشنہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

جانی قربانی اس تحریک میں یہ ہے کہ ڈاکٹر اور اساتذہ اپنے آپکو پیش کریں جو افریقہ اور دوسرے متعلقہ ملکوں میں جا کر خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی ہے اور الفضل میں اس تحریک کے پہلو کو بھی زوردار طریق سے پیش کیا جا رہا ہے۔

بیشک مالی قربانی کی حد تک جماعت نے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے لیکن جانی قربانی جس کی توضیح کی گئی ہے ابھی تک مطالبہ کی عدود سے برآمد نہیں ہوئی۔ مالی قربانی جہاں لاکھوں کے وعدوں اور لاکھوں کی ادائیگی تک پہنچ گئی ہے ابھی تک الفضل میں ایک فہرست بھی ایسے احباب ڈاکٹروں اور اساتذہ کی نہیں شائع ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے اس تحریک کو کماحقہٗ نہیں سمجھا۔ بیشک ہر کام کے سرانجام دینے کے لئے خاص کر آجکل پہلے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن محض روپیہ اس وقت تک کچھ بھی کام نہیں کرتا جب تک کام کرنے والے افراد مہیا نہ ہوں۔ یہ روپیہ تو اِس لئے جمع کیا جا رہا ہے کہ افراد کی نفسی قربانیوں کے ساتھ مل کر وہ عظیم کام شروع کیا جائے جو اس فنڈ کے مقاصد میں داخل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جس طرح احباب نے اس تحریک کے مالی پہلو میں قربانی کے بہترین جذبہ کا اظہار کیا ہے اسی طرح جانی قربانی کرنے والے بھی دھڑا دھڑ آگے آ کر حقیقی کام جلد از جلد شروع کر دیں گے۔

ہمیں سخت انتظار ہے کہ ڈاکٹروں اور اساتذہ کی فہرستیں کب الفضل میں شائع ہونے کے لئے آتی ہیں۔ اموال کے بغیر کام ہو سکتا ہے لیکن انفس کے بغیر کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ لہٰذا جانی قربانی مالی قربانی سے بھی اہم تر ہے۔

قطعہ

مرگ اور زندگی میں فرق کہاں
بحر میں غرق قطرہ غرق کہاں
کھیل ہے مثبت اور منفی کا
دونوں باہم نہ ہوں تو برق کہاں

تنویر

ذکرِ حبیبؑ

محبّتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

تقریر مکرم مولینا عبد المالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

مورخہ ۲۶ ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم مولنا عبد المالک خان صاحب نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

میری تقریر کا عنوان "ذکرِ حبیب" ہے
مَیں اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سیرتِ طیبہ کا صرف ایک پہلو یعنی "محبتِ الٰہی" بیان کروں گا کیونکہ یہی مذہب کا نقطۂ مرکزی اور ہماری پیدائش کی علّتِ غائی ہے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں گوناگوں جذبات رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک جذبہ محبت کا بھی ہے۔ جذبۂ محبت کے بے شمار مظاہر اور تقاضے ہیں جن سے اس محبت کا پتہ چلتا ہے جو وہ اپنے محبوب سے رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک مظہر اور تقاضہ یہ ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا اکثر ذکر کرتا ہے۔ مشہور محاورہ ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے اسے کثرت سے یاد کرتے ہیں۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رضؓ سے یہ روایت مذکور ہے کہ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت فرماتی ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ یعنی آپؐ ہر وقت خدا کا ذکر فرماتے تھے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ آپؑ اپنے آقا و مطاع حضرت امام الاصفیاء والاتقیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی اتباع میں اُٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کو یاد فرماتے۔ چنانچہ خود یادِ الٰہی کی اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

ہر دم از دل وجان وصفِ یارِ بکنم
من آں نیم کہ تغافل از کارِ خود کنم

یعنی ہر آن جان و دل سے مَیں اپنے محبوب کا حال بیان کرتا ہوں۔ مَیں وہ نہیں ہوں کہ اپنے اس کام سے غافل ہو جاؤں۔
پھر فرماتے ہیں ؎

سراپا عشق او وقتے است معمور
چہ خوش وقتے چہ خورم روزگارے

یعنی خدا کے عشق میں میرا سارا وقت معمور ہے۔ کتنا اچھا وقت ہے اور مَیں زمانہ پر خوشی محسوس کرتا ہوں۔

تسبیح وتحمید کی کثرت

حضرت امّاں جانؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت فرماتے ہیں کہ گھر میں آپ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کا بکثرت ورد رکھتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضورؑ جب باہر مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو مَیں کوشش کر کے آپؑ کے قریب بیٹھتا اور مَیں نے بار بار آپؑ کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھتے سُنا۔ یہ وہی کلمات طیبات ہیں جو زبان پر تو خفیف ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ اسی طرح آپؑ درود شریف بھی بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ درود شریف کی برکات کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

یعنی یہ نہ دلی انوار اس درود کی وجہ سے ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا۔

خدا تعالیٰ کے عاشقوں کی ذکر الٰہی میں یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ ان کا حال دل بایار و دست درکار کا ہوتا ہے۔ مگر ان کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب خدا سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جائیں۔ اسی غرض کے لئے اسلام میں پنجگانہ نمازیں مقرر ہیں۔ یہ عبادت کیا ہے محبت ہی کا دوسرا نام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء سے ہی پنجگانہ نماز کا شوق تھا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپؑ کی عمر نہایت ہی چھوٹی تھی تو اس وقت آپؑ نے ایک لڑکی کو جو آپؑ کی ہم سن تھی اور آپؑ کے گھر میں رہتی تھی یہ فرمایا کہ:۔

"نامراد ے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے"
(حیات النبی جلد اوّل صفحہ ۱۵۲)

یہ فقرہ بظاہر نہایت مختصر ہے مگر اس عشق الٰہی کی لہروں کا پتہ دیتا ہے جو نوعمری سے آپؑ کے پاکیزہ دل میں پیدا ہونی شروع ہو گئی تھیں۔

جب آپؑ کی عمر بڑی ہو گئی تو اپنا اکثر وقت دنیا کے مشاغل سے علیحدہ ہو کر مسجد میں ذکر الٰہی میں صرف فرماتے۔ آپؑ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے ان کے ملنے والے اکثر کہتے کہ سُنا ہے آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے لیکن اُسے کبھی دیکھا نہیں۔ آپ مسکرا کر جواب دیتے کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں جا کر دیکھ لیں وہ تو مسیتڑ ہے۔ (مسیتڑ پنجابی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کا اکثر وقت مسجد میں بیٹھ کر نماز اور ذکر الٰہی میں گزرتا ہے) دنیا کے کاموں سے اسے کوئی دلچسپی نہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی زندگی کا جو چارٹ پیش کیا ہے وہ یہ ہے ؎

اَلْمَسْجِدُ مَكَانِيْ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِيْ
وَذِكْرُ اللّٰهِ مَالِيْ وَخَلْقُ اللّٰهِ عِيَالِيْ

یعنی مسجد میرا مکان ہے نیک لوگ میرے بھائی اور یادِ الٰہی میری دولت اور خدا کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی رحمت اس شخص پر جس کا دل ہر وقت مسجد سے عبادت کے لئے وابستہ رہے۔
(ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر وقت باوضو رہتے۔ رفع حاجت سے فارغ ہو کر آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے رُک جاویں۔

نمازوں کا التزام

آپؑ نماز کا اس درجہ التزام رکھتے کہ مقدمات کے دوران میں بھی کبھی کوئی نماز قضاء ہونے دی۔ آپؑ نے خود تحریر فرمایا ہے:

"مَیں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور مَیں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر مَیں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور اُس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا مگر عدالت نے پروا نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ مَیں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب مَیں حاضر ہُوا اور مَیں نے کہا کہ مَیں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا مَیں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"
(حیات النبی جلد ۱ صفحہ ۵۶)

(باقی)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

جھوٹ بولنے کا جواز وقت کی اہم ضرورت ہے؟

حال ہی میں ماہنامہ "ترجمان القرآن" (مرتبہ ابوالاعلیٰ مودودی) بابت ماہ جولائی ۱۹۷۰ء میں ایک مضمون "شریعت اسلامی کے بنیادی ضابطے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس کے شروع میں ادارہ کی طرف سے جو نوٹ لکھا گیا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ:۔

"مصر کے نامور اہل علم حسن احمد الخطیب نے اس موضوع پر نہایت اچھی کاوش کی ہے انہوں نے اپنی کتاب فقہ الاسلام میں ان تمام قواعد و ضوابط کو یکجا جمع کر دیا ہے اور مختصر طور پر ہر قاعدے کی تشریح مثالوں کی روشنی میں کر دی ہے ...... ہم ان تمام ضوابط کا ترجمہ و تشریح قارئین ترجمان القرآن کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ وقت کی یہ نہایت اہم ضرورت ہے۔"

اس نوٹ سے ظاہر ہے کہ ادارہ ترجمان القرآن حسن احمد الخطیب کی اس "کاوش" سے پوری طرح متفق ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس کتاب کے مندرجات "وقت کی اہم ضرورت" کو پورا کرتے ہیں۔

اب قارئین اس مضمون کے ساتویں ضابطے کی دوسری مثال ملاحظہ فرمائیں:۔

"اس ضابطے کی دوسری مثال یہ ہے کہ اگر سچ بولنے سے کوئی بڑی خرابی ہو جاتی ہو تو فقہاء نے اس موقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ حموی نے الاشباہ والنظائر کی شرح میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ حموی کی بحث کا خلاصہ یہ ہے۔

جھوٹ بولنا تین مواقع پر جائز ہے۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے۔ جنگ کے اندر۔ بیوی کے سامنے اس کی اصلاح کے پیش نظر۔ اس جھوٹ سے مراد بھی کذب صریح نہیں ہے بلکہ توریہ اور کنایہ سے کام لیا جانا چاہیئے یہ قول بھی منقول ہے کہ کسی حق کو زندہ کرنے کے لئے یا کسی ظلم کو رفع کرنے کے لئے بھی کذب مباح ہے بلکہ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہو جائے کہ ظلم سے اس کی نجات صرف جھوٹ بولنے ہی سے ہو سکتی ہے تو اس کے لئے **کھلا کھلا جھوٹ بول دینا بھی جائز ہے حتیٰ کہ بعض صورتوں میں تو اسکے لئے جھوٹ بولنا واجب ہوگا۔**"

(ترجمان القرآن جلد ۷۳ نمبر ۵ بابت ماہ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۵۲)

اس وقت ملک میں الیکشن کی تیاریاں زوروں پر ہیں جن میں کذب بیانیوں اور الزام تراشیوں کا بھی خاص حصہ ہے۔ غالباً اسی لئے ترجمان القرآن نے اس مضمون کی اشاعت کو "وقت کی نہایت اہم ضرورت" قرار دیا ہے۔

چند حوالے ــــ بلا تبصرہ

ہفت روزہ "چٹان" لاہور میں بحوالہ ماہنامہ البلاغ کراچی (ماہ جولائی ۱۹۷۰ء) پروفیسر محمد ایوب قادری کا ایک مضمون زیر عنوان "سرسید احمد خان اور وہابی تحریک" شائع ہوا ہے اس کے چند اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ "جب انگریزوں نے داروگیر کا سلسلہ شروع کیا اور ہنٹر کی کتاب نے اس آگ کو اور بھڑکا دیا تو سرسید احمد خان مدافعت کے لئے میدان میں نکل آئے اور اعلان کیا کہ میں وہابی ہوں اور اپنے عقائد کی رُو سے انگریزی حکومت کا وفادار ہوں اور کوئی وہابی از روئے عقائد انگریزی گورنمنٹ سے بغاوت نہیں کر سکتا۔"

۲۔ "سرسید احمد خان نے تفصیل سے بتایا کہ ہم مستامن گورنمنٹ کے ماتحت رہتے ہیں جسکی حکومت میں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے اسلئے **جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔** ...... اور بتایا کہ وہابیوں نے سرحد پر جو جہاد کیا تھا وہ سراسر سکھوں کے خلاف تھا ان کا مقصد انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا تھا ہی نہیں ...... سرسید احمد خان نے پورے طور سے **جہاد کے خلاف لکھا۔** وہابیوں کو وفادار ثابت کیا ...... اس اعتبار سے جب ہم اس جماعت کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت نے بڑی حد تک سرسید احمد خان کی پالیسی کو اپنایا۔ جہاد کی **منسوخی کا اعلان کیا** اور من حیث الجماعت اپنی وفاداری کو ثابت کیا۔"

۳۔ "دہلی میں مولوی شمس العلماء میاں نذیر حسین جماعت اہل حدیث کے سرخیل تھے۔ ان میں اور سرسید خان میں بہت اچھے تعلقات تھے .... گورنمنٹ کے معاملے میں میاں نذیر حسین کی پالیسی وہی رہی جو سرسید احمد خان کی تھی۔ اور ہمیشہ وہ اسی پر عامل اور کاربند رہے۔"

۴۔ "پنجاب کے ممتاز اہل حدیث علماء میں مولانا غلام علی امرتسری (ف ۱۸۸۹ء) مولانا عبداللہ غزنوی (ف ۱۲۹۸ھ) خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر مولانا غلام علی نے سب سے پہلے پنجاب میں **ممانعت جہاد** پر تقریریں کیں۔ آخر الذکر دونوں حضرات میاں نذیر حسین دہلوی کے شاگرد ہیں۔ ان کی پالیسی میاں نذیر حسین کے مطابق رہی اور سیاست میں انہوں نے سرسید احمد خان کی پالیسی کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی نمایاں خدمات ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ اشاعۃ السنہ خاص اسی مقصد کے لئے جاری کیا کہ وہابیوں کو گورنمنٹ سے قریب تر کر سکیں۔ انہوں نے جہاد کی منسوخی پر نہ صرف مضامین لکھے بلکہ مستقل ایک رسالہ "رسالۃ الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا اور اس سلسلے میں دُور دراز کے سفر کئے:۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ اس مضمون (منسوخی جہاد) کے رسائل گورنمنٹ کے خیرخواہوں نے بھی لکھے ہیں لیکن جو ایک خصوصیت اس اس رسالے میں ہے وہ آج تک کسی تالیف میں نہیں پائی جاتی وہ یہ ہے کہ یہ رسالہ صرف مؤلف کا خیال نہیں بلکہ اس گروہ کے عوام و خواص نے اس کو پسند کیا اور اس سے اپنے اقرار کا توافق رائے حاصل کرنے کے لئے مؤلف (خاکسار) نے عظیم آباد پٹنہ تک ایک سفر کیا تھا جس میں لوگوں کو یہ رسالہ سنا کر اتفاق حاصل کیا اور جہاں خود نہیں وہاں اس رسالے کی متعدد کاپیاں ارسال کر کے توافق حاصل کیا اور ۱۸۷۹ء میں بذریعہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ اس رسالے کے اصل اصولی مسائل کو مشتہر کر کے لوگوں کو اس پر متفق کیا۔"

۵۔ "اس رسالے کا انگریزی ترجمہ پنجاب کے گورنروں کے نام معنون کیا گیا ... مولوی محمد حسین بٹالوی، میاں نذیر حسین دہلوی کے مشورے اور سرپرستی میں یہ کام انجام دیتے تھے۔ کیونکہ اشاعۃ السنہ میں بہت سے ایسے ریزولیوشن اور تحریریں ملتی ہیں جن میں سرفہرست میاں نذیر حسین دہلوی کے دستخط ہیں۔ مولوی محمد حسین کی ان کوششوں کو گورنمنٹ نے سراہا اور انکو چار مربعے زمین بطور انعام دی۔ اس طرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے وہابیوں کو گورنمنٹ کا وفادار بنانے میں پوری کوشش کی اور سرسید احمد خان کی پالیسی کے متبع رہے۔"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۶ جولائی ۱۹۷۰ء۔ جلد ۲۳ شمارہ ۲۷ صفحہ ۹-۱۰-۱۵-۱۶)

چندہ جلسہ سالانہ کی باقساط ادائیگی ابھی سے شروع کر دی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد)

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ملک عبد الحفیظ صاحب بہاولپور

قرآن مجید وہ پاک صحیفہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلی کتب میں بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام یعنی "اللہ" سے متعارف کرایا۔ جس کے بارے میں پہلی کتب خاموش ہیں۔ اس مقدس کتاب میں انسانی فطرت کے مطابق ہر قسم کی تعلیم موجود ہے۔ ہر وہ آواز جو فطرتِ انسانی سے اٹھتی ہے۔ اس کے بارہ میں واضح طور پر اس کتاب میں احکام درج ہیں خواہ وہ آواز دنیاوی امور کے متعلق ہو۔ یا روحانی امور کے متعلق قرآن مجید اپنے بے نظیر و بے مثل ہونے کا بار بار دعوےٰ کرتا ہے اور کیوں نہ کرتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [۱]

کہ "ہم نے ہی اس مقدس قرآن کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں"

قرآن مجید خود چیلنج کرتا ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ
يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا [۲]

کہ اے جن و انس کے گروہ اگر تم جمع ہو کر اور ساتھ ہی اپنی تمام قوت کو جمع کر کے اس قرآن مجید کے مقابل پر کوئی کتاب اس جیسی لانا چاہو خواہ تم ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جاؤ تم ہرگز پیش نہیں کر سکتے

پھر ایک اور جگہ آتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

[۱] الحجر آیت ۱۰　[۲] بنی اسرائیل آیت ۸۹

مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ [۳]

یعنی۔ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کی ہے۔ اگر تم کو اس کے بارہ میں کوئی شک ہے تو اس کی کسی سورت کے مقابلہ میں کوئی سورت تو بنا کر لاؤ۔ اگر تم اپنے بیان میں سچے ہو۔ پھر ساتھ ہی اس کا جواب بھی دے دیا۔ کہ اے لوگو! تم ایسا نہ کر سکو گے اور تم اس آگ سے ڈرو۔ جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔

یہ ایک ایسا چیلنج ہے۔ جو اس سے پہلے کسی کتاب نے دنیا کو نہیں دیا۔ قرآن کریم نے بار بار اس چیلنج کو دوہرایا ہے لیکن کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور کیسے ہو سکتی تھی۔ جبکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں۔ بلکہ ایک قادر و توانا خدا کا کلام ہے۔ جو لوح محفوظ پر لکھا ہے اسی طرح فرمایا:۔

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ

یعنی اس کتاب سے کوئی دینی یا دنیاوی بات باہر نہیں رہی۔ بلکہ تمام حقائق و معارفِ دینیہ اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے شروع میں فرمایا

الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَيْبَ فِيْهِ۔

کہ اے لوگو یہ کتاب اس خدا کی طرف سے ہے جو خوب جاننے والا ہے اور جس کے علم نے ہر ایک چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے کوئی چیز نہیں جو اس کے علم سے باہر ہو۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ یاد رکھو کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں یعنی یہ لاریب اور بے مثل کتاب ہے۔ جو

[۳] البقرہ آیت رکوع ۲

تمہاری طرف بھیجی گئی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ مشرکین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ وہی کلام ہے۔ جو آج سے چودہ سو برس قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا پر قرآن کریم کے اعجاز کو ثابت کیا اور بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا کہ اے مشرق و مغرب کے رہنے والو! اے عیسائیت کا پرچار کرنے والو۔ آؤ اور اس مقدس کتاب کے ساتھ اپنی کتاب کا موازنہ کر کے دیکھو۔ تم اپنی کتابوں میں سے سورۃ فاتحہ جیسی دعا ہی نکال کر دکھا دو۔ لیکن تم ایسا نہ کر سکو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا مقدس کلام ہے یہ خدا کی آخری شریعت ہے۔ جس نے پہلی تمام کتب کی خوبیوں کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کا شعشہ تک نہ آج تک تبدیل ہوا ہے نہ آئندہ تبدیل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہام ہوا۔

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰن

یعنی ہر قسم کی بھلائیاں اور خوبیاں اس کتاب یعنی قرآن پاک میں جمع ہیں۔ یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ جس کی ہر ایک آیت میں عظیم الشان بیان موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"توحید کے کامل اور پُرنور بیان ہیں۔ اپنے اصول کو معقول اور مدلل طور پر ثابت کرتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کے تمام جزئیات کے لکھے ہیں۔ اخلاق ذمیمہ کے معالجاتِ لطیفہ میں حصول الی اللہ کے تمام طریقوں کی توضیح ہے۔ نجات کی سچی فلاسفی ظاہر کرتے ہیں صفات کاملہ الٰہیہ کے اکمل و اتم ذکر ہیں۔ مبدء و معاد کے پُرحکمت بیان ہیں روح کی خاصیتوں اور طاقتوں اور استعدادوں کے بیان ہیں۔ حکمت بالغہ الٰہیہ کے تمام وسائل پر احاطہ کرتے ہیں۔ تمام قسم کی صداقتوں پر مشتمل ہو رہے ہیں۔ تمام مذاہبِ باطلہ کو عقلی طور پر رد کرتے ہیں حقوق عباد اللہ کے قائم کرتے ہیں۔ تاثیرات و تنویراتِ روحانیہ ہیں اور پھر با ایں ہمہ فصیح و بلیغ اور رنگین عبارت میں اس کمال کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک حصہ اس کے بیان کا ان بیانات میں سے درحقیقت معجزہ عظیمہ ہے۔ جس کا مقابلہ نہ کوئی آریہ کر سکتا ہے۔ نہ کوئی عیسائی اور نہ کوئی یہودی نہ ہی کوئی اور شخص جو کسی مذہب کا پابند ہو۔ بلاشبہ صفات کاملہ حق تعالیٰ کا ایک مصفیٰ آئینہ ہے۔ جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ تک پہنچنے کے لئے درکار ہے"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۵)

اسی طرح آپ علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

کہ ساری دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں اس کے حفاظ موجود ہیں۔ جنہوں نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ اگر بفرضِ محال اس کتاب کے تمام نسخے دنیا سے مٹا دئے جائیں تو پھر بھی اس کتاب کا لکھا جانا ممکن ہے دنیا کی کوئی اور کتاب ایسی نہیں جو اتنی کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو۔ اور لوگ اسے حفظ بھی کرتے ہوں۔ (باقی)

ایجنٹ صاحبان الفضل متوجہ ہوں

جو ایجنٹ صاحبان دفتر الفضل کے خریداروں کو پرچہ تقسیم کر رہے ہیں (جن کا چندہ دفتر وصول کرتا ہے) براہ کرم ان خریداران کی فہرست معہ پتہ و خریداری نمبر دفتر ہذا کو ۲۵ جولائی ۱۹۷۰ء تک مطلع فرمائیں۔ جن کی طرف سے مطلوبہ فہرست مقررہ تاریخ تک وصول نہ ہوئی ان کے بلوں سے کمیشن خریداران وضع نہیں کیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

قائدین خدام الاحمدیہ وصول شدہ رقوم جلد ارسال کریں

عام طور پر یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ قائدین وصول شدہ رقوم اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ بعض کا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ کچھ اور وصول ہو جائے تو زیادہ رقم ارسال کی جائے۔ اور بعض صرف سستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

اگر کسی مجلس کے قائد یا ناظم مال کے پاس وصول شدہ رقم موجود ہے تو براہ مہربانی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ زیادہ رقم اکٹھی ہو تو جب بھیجیں چندہ ماہ بماہ وصول کر کے ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دیا کریں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا احسان (مارچ تا جون) کی رپورٹس نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا دیں۔ نیز قائدین ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ ۱۰ تاریخ سے بھجوانا شروع کر دیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں آ جانی چاہیئے۔ رپورٹ مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ہر ماہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں

ہمارے سال رواں کا نواں ماہ گذر رہا ہے۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ابتدائی اخراجات شروع ہو چکے ہیں تمام قائدین سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع کے چندہ کی طرف ان دنوں خاص توجہ دیں اور سالانہ اجتماع کے چندہ کی وصول شدہ رقوم بھی ساتھ ہی ساتھ مرکز کو بھجواتے رہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی سالانہ امتحانات خدام الاحمدیہ کے سوالیہ پرچہ جات

قائدین مجالس یہ بات نوٹ فرمالیں کہ امسال ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کو ہونے والے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے آپ کی طرف سے ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء تک یہ مطالبہ آنا ضروری ہے کہ آپ کو مجلس کے لئے امتحانات مدارج کے پرچے کتنی تعداد میں درکار ہوں گے۔ جس مجلس کی طرف سے ایسا مطالبہ نہیں آئے گا۔ ایسے سوالیہ پرچے انہیں بھجوائے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کا چندہ جلد ارسال کریں

ماہ جون ختم ہو گیا ہے لیکن ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں جنہوں نے اس ماہ کا چندہ مرکز کو نہیں بھجوایا۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور اگر چندہ مرکز کو نہیں بھجوایا تو فوری طور پر اس کو مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا جولائی کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ایک دو روز تک تمام خریدار صاحبان کو مل جائے گا۔ اگر پرچہ نہ ملے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر اطلاع بھجوانے پر دوبارہ ارسال کر دیا جائیگا اگر آپ کا چندہ واجب الادا ہے تو خط کے ذریعہ یاددہانی کا انتظار نہ فرمائیں لہذا مہربانی فرما کر چندہ ادا فرما کر ہمیں اطلاع دے دیں ــ تاکہ آپ کا پرچہ جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ایڈریس مطلوب ہے

مکرمہ سمیع اللہ صاحبہ ظفر ابن چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب موصی ۱۲۲۴۳ کے (دفتر کو ۱۹۶۵ء کے بعد سے) ایڈریس کا علم نہیں ہو سکا

(۲)

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم میاں محمد صاحب ولد جمال الدین صاحب مرحوم وصیت ۱۴۰۱۳ سابق سکونت چک ۲۶ ڈاکخانہ باغ و بہار بنگلہ اچھا ضلع رحیم یار خان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔

(۳)

مکرم شیخ فضل الٰہی صاحب وصیت ۱۴۰۹۲ سابق سکونت ۲۵ دیو سول لائن سرگودھا) کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

یہ صاحبان اگر خود یہ سطور دیکھیں یا کسی اور دوست کو علم ہو تو وہ ان کے موجودہ پتہ سے جلد از جلد دفتر کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بیٹی فاطمہ سلطانہ کا بیٹا اب خدا کے فضل سے ہسپتال سے گھر آ گیا ہے۔ صحت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرحیم یونس چاٹگام مشرقی پاکستان)

۲۔ چوہدری بشیر احمد صاحب بصرت کمشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ بعارضہ دل بیمار ہیں۔ پہلے گنگارام ہسپتال میں اور اب میو ہسپتال میں داخل ہیں پچھلے دنوں انہیں بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہو گئی تھی۔ مگر اب اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبداللطیف بنگوی۔ راجگڑھ لاہور مکان ۱۱ گیا سانڈہ روڈ نیشنل ٹاؤن لاہور)

۳۔ برادرم شیخ محمد سعید صاحب کی بیوی کے پتے اور اپنڈے سائٹس کے دونوں کامیاب اپریشن ہو گئے ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (لیلیٰ محمد صادق پنڈی داد نپنڈی)

اطفال کو ترجمہ بھی یاد کروائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک کے مطابق جو اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان آیات کا ترجمہ بھی یاد کریں۔ والدین اور عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ ایسے اطفال کو ترجمہ سکھانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

٭ تمام رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

46

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
مکرم میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد سرگودہا	۵۰۰	
" ملک عبدالجبار خان صاحب صدر جماعت ٹوپی - مردان	۵۰۰	
" صاحبزادہ عبدالحمید صاحب " "	۵۰۰	
" رسالدار فضل الٰہی صاحب " "	۵۰۰	
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب لاہور	۵۰۰	
مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ربوہ	۵۰۰	
" مرزا فتح دین صاحب مع اہلیہ صاحبہ و نواسہ مسعود احمد صاحب "	۵۰۰	
" شیخ عبداللطیف صاحب اسلام آباد	۲۰۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبداللطیف صاحب "	۵۰۰	
مکرم چوہدری فتح خان صاحب نمبردار چک ۷ جنوبی سرگودہا	۲۰۰۰	
" محمود احمد صاحب ورک کوپن ہیگن	۲۰۰۰	
" رحیم بخش صاحب شہر سلطان	۵۰۰	
" مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ	۵۰۰	
" عبدالرحیم خان صاحب مع اہل و عیال خوشاب	۵۰۰	۵۰۰
" نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں	۲۰۰۰	
" چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ مع اہل و عیال ہارون آباد	۵۰۰	۲۰۰
" مختار احمد صاحب سیال مع اہل و عیال باگڑ ضلع ملتان	۲۰۰۰	
" میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت جھنگ	۵۰۰۰	۶۰۰
" بشیر الدین جنجوعہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودہا	۵۰۰	۲۰۰
" محمد عبداللہ صاحب چک 50/12-L ضلع ساہیوال	۵۰۰	
" ڈاکٹر محمد خان صاحب علی پور ضلع ملتان	۵۰۰	
" میجر چوہدری ناصر احمد صاحب سیال کیمبل پور	۵۰۰	۲۰۰
" حکیم محمد اجمل صاحب بھٹی پاراچنار	۵۰۰	۲۰۰
" محمد امین صاحب منیر مع اہلیہ "	۵۰۰	۵۰۰
" نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۵۰۳	۵۰۳
" سید قربان حسین شاہ صاحب پیپی	۵۰۰	
محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ اہلیہ سید قربان حسین شاہ صاحب "	۵۰۰	
مکرم فضل محمد صاحب نیازی نوابشاہ	۵۰۰	
" سید نذیر حسین شاہ صاحب چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات	۵۰۰	
" کیپٹن صاحب دین صاحب پنشنر لاہور	۵۰۰	
" قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	۵۰۰	
" صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ربوہ	۵۰۰	
" ایم محمد یعقوب صاحب دارالعلوم "	۵۰۰	
" صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار گنگا پور ضلع لائل پور	۵۰۰	
" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال " "	۵۰۰	
" چوہدری غلام احمد صاحب " "	۵۰۰	
" " محمد اکبر خان صاحب " "	۲۰۰۰	
" ڈاکٹر داؤد احمد صاحب شبقدر فورٹ	۵۰۰	
" چوہدری علم دین صاحب اسلام آباد	۱۰۰۰	
" " بشیر احمد صاحب ساہی "	۵۰۰	۲۰۰
" شیخ عبداللطیف صاحب انجنیئر "	۵۰۱	
" مرزا لطیف احمد صاحب مع جملہ افراد خانہ "	۵۰۰	
" چوہدری راشد احمد صاحب سیکشن آفیسر "	۵۰۰	
" " حشمت علی صاحب "	۵۰۰	

استانیوں کی ضرورت

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ ایف۔اے۔سی ٹی۔ ۲ کس جو مندرجہ ذیل مضامین پڑھا سکیں
ہائی کلاسز۔ ہوم اکنامکس
عصہ مڈل۔ جنرل سائنس

۲۔ جے۔وی۔ ٹرینڈ ۲ کس جو دینیات میں اعلیٰ مقام رکھتی ہوں
اور ۳۵ سال سے عمر کم نہ ہو

شرائط درخواستیں معہ مکمل کوائف۔ عمر۔ قابلیت اور تجربہ ملازمت امیر یا صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ بنام مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول مورخہ ۲۰/۸/۷۰ سے قبل پہنچ جانی چاہیئے۔

گریڈ تنخواہ = ایف اے۔ سی ٹی ۱۲۰-۵-۲۰۰/۷-۲۳۵
جے وی۔ ٹرینڈ ۸۵-۴-۱۲۵/۵-۱۶۰

انٹرویو کی صورت میں خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔
منتخب ہونے کی صورت میں رہائش وغیرہ کا انتظام معلمہ کو خود کرنا ہوگا۔
انتظامیہ پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ہوگی

مینیجر احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ

اعلان نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ فرحت صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیزی جمیل احمد صاحب ولد میاں فتح دین صاحب سکنہ ریلوے اسٹیشن کالونی لاہور بعوض حق مہر مبلغ آٹھ ہزار روپیہ جناب مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲۶/۷/۷۰ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور میں پڑھا۔ جملہ احباب کرام بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں اس کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ملک محمد انور مکان ۱۳۱۲/۱۰۸ گلی
لونیاں منڈی۔ لاہور چھاؤنی

دعائے نعم البدل

میری بچی بعمر سات سال چار ماہ وفا (جولائی) بروز ہفتہ فوت ہوگئی ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے پاس سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(محمد صدیق بھٹہ منیاری فروش دارالیمن ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ گوجرانوالہ میں ۱۹ ر جون کو وفات پا گئیں ہیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

وہاں سے نعش بذریعہ ٹرک اپنے آبائی گاؤں گھوگھیاٹ لائی گئی۔ اور ۲۰/۶/۷۰ کو وہیں دفن ہوئیں۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

گل شیر خان صدر جماعت احمدیہ جوہر آباد

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا

اُس کے زندہ نشانات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ہر ایک چیز کی قدر اس کی کم یابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً پانی ایک بہت ضروری چیز ہے مگر لوگ اُسے سنبھال کر نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت اس کی ضرورت پڑے گی اُسی وقت مل جائے گا۔ ہوا صحت کے لئے کیسی ضروری چیز ہے مگر کوئی انسان اس کو سنبھالتا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب اس کی ضرورت ہوگی وہ خود ہی ناک اور منہ کے راستے اندر چلی جائے گی۔ لیکن یہی پانی جس کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی اور کوئی قیمتی چیز معلوم نہیں ہوتی ایک ایسے جنگل میں جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو نہایت قیمتی ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس وقت کسی کے پاس ایک گلاس پانی ہو تو وہ بہت بڑی قیمت پر بھی کسی کو نہیں دیتا۔ تو ہر چیز کی قیمت اس کی ضرورت کے مطابق گھٹتی بڑھتی ہے۔ دیکھو غلہ جس وقت زیادہ ہوتا ہے اُس وقت سستا ہوتا ہے اور جب کم ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دنیا میں کئی خدا ہوتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ایک نہ ملا تو اَور مل جائے گا مگر فرمایا صرف ایک ہی اللہ ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس کو چھوڑ کر کسی اَور کی تلاش کر لوں گا تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں۔ تین نہیں۔ چار نہیں یا ہزاروں لاکھوں نہیں۔ جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر اَور کہاں جاؤ گے۔ پھر ہر وقت تمہیں اس کی ضرورت ہے اور ہر لمحہ تم اس کے محتاج ہو۔ دنیا میں لوگ بعض دفعہ بادشاہوں کو ناراض کر لیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیا ہوا اگر یہ بادشاہ ناراض ہو گیا ہے تو اس کے ملک کو چھوڑ کر دوسرے کے ملک میں چلے جائیں گے۔ چین کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو وہ ایران میں پناہ لے سکتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو انگلستان میں پناہ لے سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر وہ کہاں جائے گا کیونکہ کوئی زمین ایسی نہیں جو خدا کی نہ ہو اور کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کے قبضہ میں نہ ہو۔ پھر کوئی دوسرا خدا نہیں کہ انسان اس کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ کئی خدا ہیں اور ان کے خداؤں میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ شِو نے ایک آدمی پر ناراض ہو کر اسے مار ڈالا لیکن وہ برہما خدا کا پیارا تھا اس نے کہا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم اس کو زندہ کریں گے۔ چنانچہ برہما نے اسے زندہ کر دیا مگر شِو نے اسے پھر مار دیا اور برہما نے پھر اسے زندہ کر دیا۔ غرض شِو اسے مارتے جاتے اور برہما زندہ کرتے جاتے یہی ان کا جھگڑا لگا رہا۔ یہ ہندوؤں کے خیالات ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو ایسے خدا نہیں ہیں کہ ایک مارے اور دوسرا زندہ کرے۔ ایک ناراض ہو تو دوسرا راضی ہو جائے۔ دیکھو ایک ملازم اپنے آقا کو جواب دے سکتا ہے کہ مَیں تمہاری ملازمت نہیں کرتا کیونکہ اسے دوسری جگہ ملازمت مل جاتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ایک ہی آقا ہے اور اس کے سوا اَور کوئی آقا نہیں۔ پھر ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ آدمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا اور نوحؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ اور وہ آج بھی زندہ ہے۔ اور اگر دنیا اَور ہزار سال تک قائم رہے گی تو ہزار سال تک اور اگر ایک کروڑ سال تک قائم رہے گی تو کروڑ سال تک اور اگر ایک ارب سال تک قائم رہے گی تو ایک ارب سال تک وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائے گا کیونکہ وہ حی و قیوم خدا ہے اور وہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ کا مصداق ہے۔ اس پر اُونگھ اور نیند ہی نہیں آتی تو اسکے زندہ نشانات کا سلسلہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ جب ایسے خدا سے انسان اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے تو اس کی ضرورتوں کا وہ آپ کفیل ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس کی تائید کے لئے اپنے غیر معمولی نشانات ظاہر کرتا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۵۷۸، ۵۷۹)

تعلیمُ الاسلام کالج میں داخلے سے متعلق

حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشادِ مُبارک

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اَور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ مَیں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"۔ (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

فرسٹ ایر میڈیکل اور پری میڈیکل میں داخلہ عنقریب میٹرک کے رزلٹ کے بعد شروع ہو رہا ہے۔ احمدی والدین کو حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ بالا ارشادِ مبارک کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

وقفِ جدید کے جمع شدہ چندے کی رقوم فوری طور پر ارسال فرماویں

سیکرٹریانِ مال فوری توجہ فرماویں

بعض دوست دفتر وقفِ جدید میں تشریف لا کر جب اپنا حساب دیکھتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی کھاتہ جات میں ان کے ناموں کے سامنے ان کی عطا کی ہوئی چندے کی رقوم درج نہیں۔ پڑتال کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مقامی سیکرٹری صاحب مال کو باقاعدہ رسید لے کر اپنا چندہ ادا کر دیا مگر سیکرٹری صاحب مال نے تاحال وہ چندہ مرکز میں بحساب وقفِ جدید جمع نہیں کرایا۔

یہ صورت نہایت افسوسناک ہے سیکرٹریانِ مال کا فرض ہے کہ وہ مہربانی فرما کر وقفِ جدید کے چندے کی کل رقم خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ــــ فوری طور پر وقفِ جدید کے حساب میں جمع کرائیں ــــ اور دفتر وقفِ جدید کو اس کی مکمل تفصیل سے اطلاع دیں۔

جب ایک مہینہ ختم ہوتا ہے تو اصولاً اس مہینے کا کُل چندہ خواہ وہ چند آنے ہی کیوں نہ ہو ــــ فوری طور پر مرکز میں اپنی اپنی مد میں ارسال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

ناظم مال

وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴